

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

آپ کے لیے

پروفیسر رکنز محمد مسعود احمد
ایم ایس اے و پی ایچ ڈی



إدارة مستودع

۴۲۵۔ ای۔ ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

حقوق طباعت بحق مصنف مخلوع ہیں

کتاب	لوہہ بے لونی (انور وہی)
مؤلف	پروفیسر کٹر محمد مسعود
طبع	عالی کتب گریس
پیش	ادارہ مسعود، کراچی
مطبع	شمارہ پری، کراچی
طباعت	۱۹۵۱ء / ۱۹۹۱ء
تعداد	کپی ۲
قیمت	۵ روپے

لے کے پتے

۱. ادارہ مسعود، ۲ / ۵۰۹، ای، عالم آباد، کراچی
۲. انارکلی کٹر، ۲۵، ایم این سٹریٹ، رگلی صوبہ، کراچی
۳. مرید علی، کٹی، ۱۰، س، سٹریٹ، کراچی
۴. خیر انارکلی کٹر، ۱۰، کٹی، کراچی
۵. شری، ادارہ، ادارہ، ادارہ، ادارہ
۶. ادارہ مسعود، ۱ / ۱، طبع، کراچی

انتساب

توحید کے ان پرستاروں کے نام

- دھنوں نے بہت سکھ چلی اور فی بکتے۔
- دھنوں نے آدب کا بیٹہ بھی پڑا۔
- جو در شمس آدب تھے۔
- جہاں آدب سے جی کا خیال بھٹکا تھا، نہ وہیں بکتی تھی، نہ وہیں لگاتے تھے۔
- جو ہم دھنوں میں نہ تھی لگا ہوں سے بٹھکے رہتے تھے۔
- حضور دھنوں کی آواز دھند بھٹی تھی۔
- جاتے تھے تو اس کی بھارت سے، بیٹھتے تھے تو اس کی بھارت سے، اٹھتے تھے تو اس کی بھارت سے۔
- جنہوں نے اپنا جان و دل آدب کے قدموں پر لپیٹ کر دیا تھا۔
- جو آدب کو اپنی ایمان بکتے تھے۔
- جو آدب ہی کے بٹھکے تھے تو آدب ہی کے بٹھکے تھے۔

نعت شریف

اَللّٰهُمَّ

رحمت میں بلا حد و برکتی رحمت عظمیٰ و شہادت عظمیٰ در پیشہ ہو کر ہو
 اچھا بنیں یا بُرا بنیں مغرض جو کچھ بھی بنیں سو بنیں
 آپ بنیں تمہارا اتم میرے گنت در یا رسول
 جس میں تم عاصیوں کے ظہیر ہو گے پیشی حق
 اُس میں نہ جھوٹا نہ گھٹے نہ تبار یا رسول
 تم نے بھی گر ذلِ غیبہ اس حالِ زار کی
 آبِ جاتے کہاں، بتاؤ یہ دُچھلایا رسول
 دونوں جہاں میں مجھ کو رسید ہے آپ کا
 کیا قسم کر چہ بنیں نہیں بہت خواہی یا رسول
 کیا ڈر ہے اُنس کو لشکرِ جہاں و جہنم سے
 تم رہا ظہیر ہو جس کا مددگار، یا رسول
 ہو آستانِ آبِ کا، اِنداد کی جہیں
 خود اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا، یا رسول

عربی و اردو اشعار و نعتیں، نعتیں و اشعار، نعتیں و اشعار

نعتیں و اشعار، نعتیں و اشعار، نعتیں و اشعار

فہرس

۱	حزب آغاز
۱۵	آدم و ابلیس
۱۹	آداب رسالت
۲۵	توہین رسالت
۲۸	تہارت تقویۃ الایمان
۳۵	عبادت تقویۃ الایمان
۳۵	پہلی عبادت
۳۵	دوسری عبادت
۳۹	تیسری عبادت
۳۹	چوتھی عبادت
۳۹	پانچویں عبادت
۴۱	چھٹی عبادت
۴۳	ساتویں عبادت
۴۶	آٹھویں عبادت

۳۸	نوی جبارت
۳۹	دعوی جبارت
۵۱	گیه دعوی جبارت
۵۲	بار دعوی جبارت
۵۳	تیر دعوی جبارت
۵۹	چود دعوی جبارت
۶۲	پند دعوی جبارت
۶۳	سوط دعوی جبارت
۶۶	کائنات و تیزات

[illegible]

پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ _____ مناسب یہ ہے کہ
ایک خاص محدود فہم کے اسلامی سرخی کتابوں کو رکھ کر گزراؤ، کونٹینٹر کردیا جائے
اور جدید میں پہلی کتاب سے زیادہ مفید کنی ملے نہیں اور نئی کتاب سے غورناک
کنی اختیار نہیں۔ — اس لئے جسے پڑھنے پر کتابوں کی چھان لینا۔ ضروری

ہیں کہ شعلوں میں بلی پیدا نہ ہو اور خرویدے۔۔۔

فَلَا تَجْعَلُوا لِكُلِّ قَوْمٍ عِلًّا وَلَا لِكُلِّ شَيْءٍ عِلًّا

اور ہمیں یہ کتاب خشکی، خوف سے تھکے ہوئے میں ایک شہر آباد و حدیث کتاب

ہیں اس کا جتنی حفاظت کی شلوں میں گشتیں نہیں تو وہیں وہ لوگوں کی ایک آگ
سنگین اتنی آداب و ہجرت اتنی اگر کیا ہے تو کیا وہ معلوم ہے میری کہ وہ حدیث ہے
اس آگ کو جس طرح لٹکا کر دیا جس طرح وہ ہریم علیہ السلام پر عذر کردہ کو لٹکا کر دیا گیا تھا
دیکھیں آگ کو وہ شلو تو اتنی بڑا ہے۔۔۔

بَلَا عِطْرِي بِمَرْوَاتٍ مُّسْكًا مَّعْكَ وَبِرَاحِمٍ

اور ہمیں اس آگ لٹکی ہوئی سلاحتی ہو ہوا ہر ہریم پر۔

ہیں کہ اپنے محبوبوں پر ایسی ہی مروت ہوگی۔۔۔

فَا بَرِّكُوا لَهُ كَمَا بَرَكَتُمْ

وہ سب کو بڑی بھلائی سے کرتے

اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خشک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

جھلک دیکھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔۔۔

يَا بَرِّدُ بَارِئُ الْخَبِيلِ ، يَا سَهْبَا

لَعَنَهُمُ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ عَدُوِّكَ

اور ہمیں اسے ہم غیور کی خشک اسے کہ جس نے طعن آگ سے

غیور کو پہلایا۔۔۔

کس کی تم کو ہے جو پہلے کہنے لگ سہلے! — میں پہلے ہی لگ ہی
 نہیں ملتی — فکری جو ہر جاتی ہے، مگر

شیخو کلامی سے اہل سے کا اہل

جوان فلسفی سے قرار لیں

نور و تاریکی میں جنگ جاری ہے۔ — دلوں نے گستاخی پر شعلوں کی جہاز
جاتی تھی، مگر کسی بھی پھڑک اٹھتی ہے۔ — لڑائی کے سوزِ دلشیں ، نور کی تابانی کے
ساتنے اندر چمکتے ہیں اور یہ نوری نور نکرتا ہے ۔

ۛ

پیشکش کنندہ: پروفیسر محمد رفیع

میرے بزرگ و گرامیوں سے جو چہاں ————— ہوں کہ جنتیہ و آجید سے مضبوط و قوی کروں کہ
 اہل تقویٰ و ذکر ہو رہے ————— ہوں یہ جنت و قوی ہو گا تو اگر کسی نے اہل جنت سے مل کر
 کی جنت سے ————— ہو گیا جو ہم انسان کی جنت سے ————— اہل بیت کی جنت سے
 ————— ہو گا کہ اس کی جنت سے ————— ہو گا کہ اس کی جنت سے —————

[illegible]

ہر سندس کلمہ کا گہ ڈھینچے۔۔۔۔۔ قرآن کا یہی حکم ہے۔۔۔۔۔ اضر اللہ
قرآن کو حق ہی پر اس قدر مبشریوں کا ذکر شروع ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ ورنہ
جنا ہے۔۔۔

ہم کو یہ بھی دہ پر چھ۔ اُن لوگوں کی ذمہ داری پر تھنے وہ ہم فریادیں مانگیں
کی ہیں یہ تیرا غضب بادل بھرا؟

یہاں حزبِ مشرور حزبِ شیطان کا جگر فریاد کر رہی ہے کہ اگر یہ خود بنا دیا
کہ حزبِ مشرور ہی ہے جو بنیادِ عیسائی کے تمام اُردو حضرات اہلِ تقدس کے جنت کرے۔
اُن کے قتلِ قدم کو اپنے کی دعا کرے۔ اُن کے دست پر چھنے کی آواز کرے۔
اور حزبِ دانش مند اہلِ علم کے۔ حزبِ آوازِ مست ہائے۔ قولِ باری
بھلا اُس پر مبنی کہ حزبِ مشرور کو پالے۔ ہے ملکِ افسانے کے نشیمنِ مستند
مذہبِ مشرور کا پتا دیتے ہیں۔ اسی بننے لڑنا۔ بہتوں کے ساتھ ہر جگہ۔
اے۔

ہاں ہے اہلِ حق کو چست ہاں ہے
یہ اگر چاہیں تو پھر کیسا ہاں ہے؟

احقر محمد مسعود احمد علی مراد

رائسہیل، ڈگری کالج، قلعہ

ریجنل، پاکستان

۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء

ایسی باتیں



کے چند یہ کہ ایک ہی کسی کے پیش اور قیاس ہے۔

۳۔ یہ کہ جو شخص اپنے من و آقا کے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۴۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۵۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۶۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۷۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۸۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۹۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۱۰۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۱۱۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

دوسروں کو پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے، نہ کسی کو نہ پسند کرے۔

۱۲۔ یہ کہ جو شخص اپنے لیے نہ ہو، نہ خود کو پسند کرے، نہ

که اینها را در میان خود می بیند و می بیند که اینها را در میان خود می بیند
 و می بیند که اینها را در میان خود می بیند و می بیند که اینها را در میان خود می بیند
 و می بیند که اینها را در میان خود می بیند و می بیند که اینها را در میان خود می بیند
 و می بیند که اینها را در میان خود می بیند و می بیند که اینها را در میان خود می بیند
 و می بیند که اینها را در میان خود می بیند و می بیند که اینها را در میان خود می بیند

○ یہی تھا کہ غیبِ رحیمِ مہربان سے جب میں ہندوؤں کے آقا پر شہادت لکھا۔

○ یہی تھا کہ جب سرکارِ علیہ السلام ہندوؤں کے آقاؤں کو گھر سے لے کر نکلتے تھے، جتنے ہندوؤں سے آپ بے حد محبت فرماتے تھے۔

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے۔

○ ہر ایک آقا کے لیے ایک جگہ پر ایک عمارت بنوائی گئی تھی، جہاں پر آپ کے آقاؤں کے گھر تھے، جہاں پر آپ کے گھر تھے، جہاں پر آپ کے گھر تھے۔

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

○ یہی تھا کہ حضرت علیؓ نے ہندوؤں کے آقاؤں کے ساتھ جو برائی کرتے تھے،

تیسری عبارت :-

تین دنہر شخص نماز ادا کرے سے بڑا منہاں ہو اور عترت تری فرقت
اس کی جلتی تھی اور عیت کے ساتھ پر ایک چادر کی حیثیت سے
بھی پہنا دیا جائے ۔
چوتھی عبارت :-

نام نہاد اولاد اس کے ساتھ ایک دن سے بھی نکڑی ۔

مذہب دار و قریب سے صومچ نکڑے کہ ہوی اور پھیل کے اندر کسی بھی حالت میں غروٹ
سے و ستھان ہا کہیں ۔ نیز کہ یہ دیر غنہ ہا نہ معلوم آنت شہر اور جگہ کے ساتھ آئے
جنگل اور چادر سے زیادہ زلیل ہے ۔ (ملاحظہ)

پہلی ایک فرشتے و ستھان کا تعلق ہے انہا قرابہ قرابہ سے بھی و ستھان کا
حدیث شریف میں لکھ ہے ۔ چلو ایک حدیث میں آیا ہے کہ کل جنگل میں دست بھول جاسے اور
کئی دیر نہ پتہ ہو سکے ۔

یا ایہا الذی اوجیس سواکی !

اے خدا کے بندو میری مدد کرو

خدا کے بندے کو خدا ہی ہر گز نہیں آتے کہ کھائے یا بھولے جنگل کو دست
بلا تے ہیں ۔

سوائے اسے ہر فرد کی کھڑی ہی آسکن ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کسی کو شہر کھڑا کر دیا

۱۔ انجیل دہریہ ، مخبرہ جیسی جی ٹیکو ۱۹۱۱ء میں دہلی میں ۳۳

۲۔ انجیل دہریہ ، مخبرہ جیسی جی ٹیکو ۱۹۱۱ء میں دہلی میں ۳۴

۳۔ فٹن امریکائی لکھی ہوئی دست لکھری ، امریکائی ۱۹۱۱ء میں ۳۵

بُستِ بستانوں کے ہاں سے ہیں یہ خیمہ و خاک کے گدازِ غیب و اس سے بچنا

نیکو بہت خواہوں میں خود پروردگار سے کہنے کی کسی کو برأت ہے جو بھلا و بھروسہ پر
 ظہورِ قیام کو آگاہی امت کے کہ جس میں بھلا و بھروسہ کا اعانہ فرماتے ہیں۔ انہیں یہ ہشام جو بچتا
 میں صاحبِ اہل بیت اہل حق فیضانِ کائنات ہے خواہ وہ لایستون میں ہوں
 کہ انہیں بھروسہ ہے۔

(ترجمہ) شخصِ بگڑے کو آپ پر ہنسنا ہے ذرا اس کے ہاں سے بچنا ہے بچنے کے کھانا
 کی قسم تو بچے سے برأت ہے آپ بچو گے جس نام کو بتاؤں گا۔
 اور کیا یہ برأت کلامِ رسولِ اہل بیت صریحاً حضرت سید پر برأت دینی ہشام سے
 بھی اس پر کہنے کی برأت ہے جنہوں نے بھلا و بھروسہ کیا۔

سید پروردگارِ مالا پروردگارِ اس حوالہ دیتا ہے کتاب اللہ فی کل شہید
 فان قل ان یوم ہفتہ الفخاک فکصد یطہا فی حضورِ اہم اوصاف
 (ترجمہ) یہ کہ وہ بچتے ہیں ہمارے کہ نظر میں آتا ہے بھلا و بھروسہ میں کتاب اللہ سے
 ہیں۔ اگر کسی میں کوئی غیب کی برأت نہ ملے تو اس میں بھلا و بھروسہ میں اس کی قسم ہے بھلا و بھروسہ
 قلعہ غور میں حقیقت کے کہ وہ بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں
 غیب میں بچتے ہیں اگر نہ ہو بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں
 مستند ہوتی ہیں۔

(۱۰) اگر کسی میں برأت نہ ملے تو اس میں بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں

۱۔ اہل بیت و شریعت میں بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں ۲۵-۲۴

۲۔ اہل بیت و شریعت میں بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں ۱۰-۹

۳۔ اہل بیت و شریعت میں بھلا و بھروسہ میں بھلا و بھروسہ میں ۱۰-۹

عقلاً و مشورۃً علی اللہ عز و جل حکم کہہ دیتی تھیں کیا گواہیوں پر یا تو یہ کشتی ٹہم چکے تھے یا نہ
 یہ اصولی طرح صورت یہ تھی کہ عقلاً کہ اختیار کو بھی اپنے اختیار میں لے لیا۔ یہ انداز اختیار
 مولوی باخس میں لے اختیار کیا ہے یہ عقلاً تو فرما کر بھی میں بھی منظور نہیں کرتا۔

یہاں پر امر و نہی ہے جناب یہ کہ اگر مولوی باخس میں یہ اختیار کہ حضور علی شہد و سلم نے حضرت
 علی کو عطا فرمایا ہے اس میں ثابت نہیں ہوتا ہے اس لیے اختیار و جامع تعزیرات مولوی باخس میں ثابت
 کہ ہے میں اس کا حوالہ نہیں دیتا ہوں۔ عقلاً تو کہتا ہے کہ عقلاً میں کہہ رہا ہوں ہے
 مولوی کہ ہے میں کہہ رہا ہوں ہے عقلاً تو کہتا ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے مولوی کہتا ہے کہ
 تو اس کو مولوی کے بعد یا تو عقلاً کہ اختیار میں ہے، مگر مولوی باخس میں اس اختیار کو ثابت
 کیا گیا ہے۔ اس طرح وہ مولوی عقلاً ہی کہہ رہا ہے کہ حضرت علی کو عطا فرمایا ہے اختیار و اقتدار
 ہوتے تھے۔ (سدا و شہ)

اس وقت اس میں ایک اور بات نہایت غور میں نگاہ فرمائی ہے کہ ہم عقلاً اس عقلاً ہی کہ
 کہ مولوی عقلاً و مشورۃً ہے جناب کیا گیا کہ اگر یہ بات ایک شخص ہمارے ترقی نہیں کریں
 حضرت مولوی صورت نگاہ ہے کہ کوشش مولوی ہی مولوی عقلاً و مشورۃً ہے کہ ہم عقلاً و مشورۃً
 عقلاً ہی کہ مولوی عقلاً و مشورۃً ہے میں کہ اگر مولوی میں ہے تو تجربہ میں نہیں ہے کہ اگر
 عقلاً صورت نگاہ۔ ہم عقلاً و مشورۃً ہی کہ مولوی عقلاً ہی کہ ایک شخص
 عقلاً کہ بھی خوب نہیں دیتی چو جائیکہ حضرت جو فرمایا ہے میں کہ مولوی عقلاً ہی۔
 یہ معلوم ہوا کہ ایک شخص کی عقل ہے یا حضرت کی۔

عقلاً ہی عقلاً ہی کہ عقلاً و اختیار و اقتدار کا اندازہ بہت سی جگہات سے مولوی عقلاً ہی کہ
 مولوی ہی کہ ایک صورت کمال ہے جو باقی ہے کہ حضرت عقلاً ہی عقلاً ہی کہ
 صاحب اختیار و اقتدار میں کہ صاحب کہنے والے صاحب کے دیکھتے ہیں اختیار و اقتدار صاحب کی
 کہتے تھے۔ (مولوی عقلاً ہی۔)

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْهَبِّ وَالنَّكَاحِ وَالْغَرَرِ ۖ كَذَلِكَ يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

(اگر آپ آپ کی تمیز نہیں کر سکتے ہیں کہ قرض، بیعہ، نکاح، ہبہ، غرر کے درمیان کیا فرق ہے تو اس سے احتیاط فرمائیے۔)

نہ ہبہ اور نہ نکاح میں اختیار، اتنا کہ منقولہ منقولہ ہو جائے۔

(۱) اَلْهَبُّ: ہبہ، انکساری، اَلْاِمْوَالُ: اَمْوَالُ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

وَبِیْ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

اَلْاِیْضُ: نیز، اور، ہبہ: ہبہ، اَلْاِیْضُ: ۛ۔

آنکھوں کی عبادت

کچھ عبادت اور نام نہادوں میں سے بعض نے بھی یہ عجیب و غریب اور
جتنے کچھ انھوں نے معلوم کیا ہے کہ تو یہ عبادت ہے کہ ایک آنکھ کے تحت سے
ایک دھڑکنے والی بات بھی گئی تو آپ کدہ بشت کے اس سے ہوش
اٹھ گئے ہیں۔

اس واقع پر ہادی آنکھوں کی عبادت میں مشغول ہونے والی عبادتیں آپ پر ہرگز سے
میں نے کسی بھی اور زمانہ میں جتنے کہ میں نے سمجھ سکتا ہوں، وہ کچھ — تو سب سے
خود و معلوم ہونے والے اور مشغول ہونے والے عبادتیں ہیں، نہ تو یہی کہ علم حاصل کرنا ہی
تاکید لازم ہے، بیشبہ اللہ کہ کچھ بھی سمجھتے ہیں، یعنی ہمت کی تاکید ہے، عبادت کے ذریعہ
ظاہر و باطن معلوم ہوتے ہیں۔

مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے
مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے
ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں
تو یہ ایک آیت کافی ہے۔

وَلَا تُكَلِّمُوا الَّذِينَ لَا يَفْقَهُوْنَ دِيْنََ اللَّهِ وَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ سِرَّ اللَّهِ وَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

یہ سورت مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے
فہم کی آیت کافی ہے، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں
فہم کی آیت کافی ہے، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں، ہر ایک کچھ بھی ہمت نہیں
یہ سورت مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے

یہ سورت مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے مشغول ہونے والی عبادتیں میں نے

پہنچاں ہوں گے۔۔۔۔۔ آپ ہی وہ بادشاہی ہیں سب سے پہلے حاضر ہوں گے۔

اگر آپ حکیم ہیں تو اس حضرت کو بھی شکام کے شعلے پر تباہ و برباد ہے کہ یہ پہلا پر قبولی
 جود ہے جو اس کی تکب و تکبر پہلا ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت کو بھی شکام نے پہنچا
 ہو گئے۔۔۔۔۔ خوش بڑ خوش دولت ہو کہ یہ تو صفت است
 تو میں ذات ہی تگری در تہمتی

اسی وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے فرمایا ہوا ہے کہ لفظ زانی ہوتا
 ہے جو کسی کو انکار کرے آپ نے یہ دعا کہ فرمائی تھی کہ میں اور شاہین و گھریں گھر
 زانے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تو بہت ملکہ کی بات ہے آپ نے تو انکار بھی نہ کیا
 اور انکار بھی نہ کیا۔۔۔۔۔

میر کی بات یہ ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے فرمایا
 کہ میں اسی صفے پر پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بے ادب محروم گشت از عقل ب

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بے ادب محروم گشت از عقل ب

فری عبادت

ایک حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عذیرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔۔۔۔۔

لَمْ تَرَىٰ تَقَالِبَ عِبَادِنَا فِي الشُّرَكَاءِ كَذَّبُوا وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ لَا يُفْقَهُوْنَ
قَوْلَ رَبِّهِمْ لَكَ مَلَكُومٌ لِّمَا نَسْجُدُ لَكَ وَمَا كُنَّا لَكَ عَابِدُونَ
وَلَمْ يَكُنْ لَكَ شُفَعَاءُ ۚ

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بدو، تمہارے آسمان کی طرف منڈکرتا تو خود ہم تمہیں
پھیر دیں گے اُس قبل کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ اسی اپنا منہ پھیر
سیدہ روم کی طرف اور اُسے سوا تم نہیں کہیں جو اپنا منہ اس طرف کرے۔
کبھی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اے اُسے شہنشاہِ ہند کی بڑی توجہ دے جاؤ ہر شہزادی ہے
ایک دوسری آیت میں اس جاہلیت کی مزید تشریح کی گئی ہے۔ وہ شاعر ہوتا ہے۔
وَمَا جَعَلْنَا الْإِنسَانَ إِلَّا نَسْلًا مَّا يَكْفُرُونَ
بِآيَاتِنَا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْإِنسَانَ إِلَّا نَسْلًا مَّا يَكْفُرُونَ
بِآيَاتِنَا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْإِنسَانَ إِلَّا نَسْلًا مَّا يَكْفُرُونَ

ترجمہ: ہمیں چاہیے کہ اس طرف تمہاری نگاہوں کو اٹھی ہم نے اُس کو اس نے الجھ رہا
کہ وہ انسانِ ظہیر جو ہمارے لگاؤں تمہاری جاہلیت کو اس نے الجھا۔ کتنے عجیبے تمہاری بڑی
کتنے اداؤں میں جاہلیت کو الجھا کر اُسے یاد دلایا ہے۔
کیا خوب کہا ہے۔

نہ کا کہہ لوئے کہ سقیا اللہ علیہ وسلم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہلیت کو میں نے الجھا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ سرورِ ظہیر
اسی اپنے عقیدہ انسانی اور شیعہ کے دستروازوں پر جب کتو ایک کر آیا۔ ایک صاحب نے کہا کہ

نہایت بھائی کی تعلیم کر۔

مولوی انجیل نے سب معمولی ہو کر سزا دینا اور حقیقت پر مبنی ہو کر کہہ کر جو غیر نکلا
نکلا یہ ہے۔

بارہویں بھارت

ہو نام نہاں ہو اس میں بھائی بھائی ہے جو بہت بڑا ہے بھائی بھائی
بھائی ہے اس کے لئے بھائی کی تعلیم کر۔ بھائی سب کا ایک بھائی ہے
بھارت میں کی گراں پڑا ہے مسلمانوں کو بھائی بھائی کے قریب ہے
خود بخود ہیں، خیر ہیں، وہ سب کے سب بھائی کے ہے ہیں
بھائی ہیں اور بھائی میں مگر حق تعالیٰ نے انہیں بھائی بھائی
تو بھائی کے بھائی کی طرح کرتے ہے

حدیث شریف میں حدیث بھائی کا کہ ہے بھائی کے لئے کا نہیں، مولوی انجیل نے خط
بھائی کو حقیقت پر مبنی کر کے اس کی تعلیم کی اور بھائی کے لئے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے
اس کے علاوہ حدیث شریف میں ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے
انجیل انجیل کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے
مولوی انجیل کے قریب ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے
انجیل بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے
بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے

بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے
بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے

بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے

بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے بھائی کا کہ ہے

دیکھو! آفتاب سے عورتوں کی کسی کے دل پہ نہیں اس ہفتہ کے دخول ہی خوب
نہیں رہی بچکے۔

بگڑا اس سے بھی زیادہ۔۔۔

اَلْکَلْبُ یُکَلِّیْ بِفَتْوٰی عَزِیْزِیْنِ فِیْ فِتْنَةِ یَحْیٰی اَوَّلَ لَبْدَةِ اَمْرِہٖ فَکَلَّکَ
دیکھو یہی سلاخوں کا وہی کہ وہاں سے زیادہ ملک ہے اُنہیں کی بیسیاں ان
کی آئیں ہیں۔

یہ دخول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ سے زیادہ عروج پر آئے ہیں سے زیادہ ملک و صاحب
اس کو بڑھائی گئے اس قدر جرات و بے جگری کی بات ہے۔

تاریک آواز ہے وہی: ہٹیں گے مشرب کی جہان سے اس میں شوقِ ہجرت کی ایک آیت کی
تشریح کہتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

تیرھویں جہاں سے

یعنی یہ فتورِ مسلمانی بڑھا جہان کی تمام کراؤ مسلمانی چھوڑا جہان ہے۔ اور
خیر مسلم جہان سے ہی نہیں۔ پھر، شاہد ہوا میر و حکم ہوا وزیر، مولوی کو
یا مفتی یا مشائخ ہوا پر خیر میر و خیر جہان سے زیادہ کسی کی حقیقت نہیں
ہے مسلمانی کے لئے یہ بات ہے تو کانٹوں کو تو گرھوں؟
گھوں یا اُٹھائے چاروں کی طرح بگھنا ہوا بیٹے۔

اس وقت اس سے تو یہ معلوم ہو گا کہ انجیل و صلوٰۃ اللہ علیہ جہان ہی بگڑا چھوڑے جہان
ہی کو کراہی یا جہان کے لئے ایک شاہ کر رہی اور صلوٰۃ اللہ علیہ کے سپاہی کے لئے ہٹے۔

لے اٹھتی ہیں، سورۃ الاحزاب۔۔۔

لے اٹھیں، پہلی، فتورِ حجازی میں شکی و ناہی، سورۃ الاحزاب، ص ۱۶۶

[illegible]

۱۰۔ اس آیت کی تفسیر و تفسیر میں اس حدیث شریفہ سے مراد ہے۔۔۔

ذیومہ احد کو جتنی کون صاحب الیہ من رالی ہو ویں ہوا اس
جمعہ میں ہے

وتمہاں تو یہ کہ کوئی ایسی چیز ہو سکتا ہے جس کی ساری باتیں اس کے نزدیک اس کے دل میں
کی آواز اور نام ہو سکیں۔ اور یہ تو جو چیز ہے۔

۱۰- یکا و سوره الفجر میں یہ شاعر نے اپنے ایک اور شعر کو بھی

من كثر ما تكرر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في الحديث.

انہی میں سے ایک شخص کے تائب ہونے کی اطلاع ملنے پر اس کا کوئی نام نہ مل سکا ہے۔

تین بانیوں کی غیر شریعت ہے جس کی عاقبت کھو گئی، اس کی وجہ ان کا ان اور چار اہل بیت ہے۔

زکوت ہے۔۔۔ میں تم کو یہ سب کائناتیں عطا کرتا ہوں۔

[illegible]

بہارِ اقبال، ص ۱۸۱

[illegible]

الحمد لله الذي جعل في كتابه العظيم كتاب الفوائد

المجلس الوطني لحقوق الإنسان

[illegible]

اُس نے یہی کہنے پر سنا کہ ہرگز سبوں کو اپنی غلطی سے نہ خود بخود کریں۔
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا کہ میں نے یہی بات کہہ دی تھی کہ اس میں
 بہت سے غلطیاں اور سیاسی غلطیاں ہیں۔

پھر انصاف پر پارٹ کے پٹے کسی دیکھیں انصاف سے اس پر پیدل اور پر عمل خودی ہے
 میں سے جدا کسی بغیر اس دیکھیں کہ تمام انصاف میں ہیں۔ اگر یہ جدا تعلق نہیں تو انکی انصاف
 پر پائیں ہو سکتا کہ ان کے حال پر غور کرتے تو آپ کو یہی کہہ سکتے ہیں کہ
 نصف صدی میں رہتے ہوئے پاکستان میں اس وقت تک کہ تمام دیکھیں اس میں غلطیاں
 قوم نے یہی سے اپنے لئے لیا کہ اس تعلق کا حکم ہو کیا خود انصاف سے ہے
 علاقائی انصاف کے پٹے تو انکی غلطیاں سے ہیں جدا تعلق خودی سے تو خود کریں کہ جس
 وقت خودی سے ملے گا کہ اس کا کیا خود ایک حکم انصاف پر کیا اس سے اس کی اس پر عمل
 خودی سے پائیں تو اس پر عمل انصاف کا سب سے بڑا اثر کہ خودی میں انصاف
 و حکم سے اس پر عمل اس میں اس کا تعلق ہے یہ انصاف و تصور کرتے ہیں
 خودی پر عمل اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 تعلق کو اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 ہوتی پر اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 غرض اس غرض سے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 پر ایک حکم اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 یہ انکی خود اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 ہر ایک میں اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے
 کو اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے اس کا کیا خود اس کا تعلق ہے

مشاور علی الشاہ نے حکم سے دہلی آئے اور وہاں شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے ملے۔
پھر یہ دہلی چلے گئے اور شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے ملے۔

پھر دہلی میں جہانگیر

نکاح کی شہرت اور شہزادہ شمس الدین علی شاہ کی ایک سہیلی نے شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
پھر شہزادہ شمس الدین علی شاہ نے شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

یہ بات شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

یہ بات شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔
شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

یہ بات شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

یہ بات شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

یہ بات شہزادہ شمس الدین علی شاہ سے نکاح کیا۔

بنا تھا کہ وہ علم سے بے گروہ بن کر رہا ہو رہا ہے ۔۔۔

اے اللہ! جس نے حوام علیٰ الارض کو پیدا و مہیا کیا تو ان کو عطا فرما یا اے حمدی

و علیٰ السموات حتیٰ تنزل عطاہا لامتناہی ۔۔۔

اور جب تک کہ زمین پر آسمان کی باتیں نہ پہنچیں کہ تمام زمین پر ہر وقت

کہاؤ اور عطا کرنا بند نہ ہو گا اور جب تک کہ آسمان کی باتیں ہر وقت زمین پر آسمان کی باتیں

پہنچتی رہیں اور زمین پر آسمان کی باتیں نہ بند نہ ہو گی ۔۔۔

سو اے اللہ! جس نے کائنات کو پڑھنے کے تمام پرہیزگاروں کو عطا فرمایا ۔۔۔

بلکہ جس نے ہر چیز کو علم عطا فرمایا کہ وہ کون سا ہے اور کون سا ہے ۔۔۔

اے اللہ! جس نے کائنات کو پڑھنے کے تمام پرہیزگاروں کو عطا فرمایا ۔۔۔

اور جب تک کہ آسمان کی باتیں نہ پہنچیں کہ تمام زمین پر ہر وقت

کہاؤ اور عطا کرنا بند نہ ہو گا اور جب تک کہ آسمان کی باتیں ہر وقت زمین پر آسمان کی باتیں

پہنچتی رہیں اور زمین پر آسمان کی باتیں نہ بند نہ ہو گی ۔۔۔

پہنچتی رہیں اور زمین پر آسمان کی باتیں نہ بند نہ ہو گی ۔۔۔

اے اللہ! جس نے کائنات کو پڑھنے کے تمام پرہیزگاروں کو عطا فرمایا ۔۔۔

اور جب تک کہ آسمان کی باتیں نہ پہنچیں کہ تمام زمین پر ہر وقت

کہاؤ اور عطا کرنا بند نہ ہو گا اور جب تک کہ آسمان کی باتیں ہر وقت زمین پر آسمان کی باتیں

پہنچتی رہیں اور زمین پر آسمان کی باتیں نہ بند نہ ہو گی ۔۔۔

اے اللہ! جس نے کائنات کو پڑھنے کے تمام پرہیزگاروں کو عطا فرمایا ۔۔۔

اور جب تک کہ آسمان کی باتیں نہ پہنچیں کہ تمام زمین پر ہر وقت

کہاؤ اور عطا کرنا بند نہ ہو گا اور جب تک کہ آسمان کی باتیں ہر وقت زمین پر آسمان کی باتیں

پہنچتی رہیں اور زمین پر آسمان کی باتیں نہ بند نہ ہو گی ۔۔۔

مردہ است ذرا شیء نہیں ہے مخلوق میں اللہ علیہ السلام کو اس زندگی پر پہنچا یا کہ مخلوق کے پر ہی گئے
 گئے۔

اے خداوند! اے مولا! تو اے حق کی کسی قوم میں رہی ہو یا
 دوسری، یہ شک کہہ سکتے ہیں اللہ علیہ السلام تو اے حق کے خدا اپنے آپ کے
 حضور اس کی گری پر جو ہر قوم میں ہے۔

نہ اس کی برأت ہے جو خدا سے یہ کہے کہ تو نے اپنے حبیب حبیب حق اللہ علیہ السلام کو اپنے
 ساتھ اپنی گری پر لیوں رکھا، اور تو بشری، اے کو بشری کے ساتھ پر رکھو
 پندہ وہی عبارت ہے۔

یہ کہ سوت پاک کی تشریح کرتے ہوئے ہدیٰ انجیل لکھتے ہیں۔

یہ کہ حق کے ملاقات ایک چوٹی کا سورہی آپ کو نہ جانتے تھے۔

آپ اپنی برکت سے ایک چوٹی میں ہی انجیل کے خدا نہیں تھے۔

ایسے خدا لکھتے تھے کہ وہ خدا ہے اور تم کہتے ہو کہ وہ مسیح ہے جس نے اس کی

سے یہ باتیں کہی ہیں۔

حدیث انجیل میں آتا ہے۔

اصطیقت العسکری فی النجس والنجس۔

اور کہ میرے ذات میں سرور ہے وہی وہی خدا ہے جس نے

جس کو اس کے خدا نے دیکھا ہے کہ وہ اب وہ اس کی اس طرح پر لگا آپ اپنی برکت

نہ تھی یہی ہے جو خدا اور خدا ہے اس اور انجیل میں اس کے خدا ہے

یہ وہی وہی ہے انجیل میں اس کی وہی وہی ہے اس میں

نہ کہ وہی وہی ہے انجیل میں اس کے خدا ہے اس کی وہی وہی ہے اس میں

کہ ساتھ ہی شہیدِ علم بھی ہے۔۔۔۔۔۔ گویا وہ خنجرِ بیرونی میں غول لگی۔
 آتشِ کدہ کے کھڑے سے شہیدِ علم ایک دم آنسو کی طرح ہی، خاص میں بہنے لگے کہ وہ
 انعام میں جاتے تھے تو ایک نہایت بڑے (اس سے تو یہ توہم نکلا ہو سکتا ہے کہ وہ علم میں جوت
 بہت ہی فائز ہے) سے ملے۔۔۔۔۔۔ اسی نے ان کو شہیدِ علمی ثابت کے لئے وہ ہوا کی
 دی گلاب ملی اصل ہوا میں یہ آواز آ رہی ہے۔۔۔۔۔۔ ان کو تو ہی ان کی صلاح قدم سے
 یہ تصور ہی شہیدِ علمی کی عظمت و عظمت کو جس کے پہلے میں رہا ہے۔ آئیں :
 حضور اسی شہیدِ علمی جو دنیا علی کا نام آگوس صوفی شہید سے سنا ہے جس میں آپ کے قریب
 ہے: *لَا تَكُونُوا عَالَمًا لِّعَالَمٍ*
 آئندہ آپ تک نہیں سب سے زیادہ عالم علی گویا سارا عالم ہے اسی کا جتنے
 والا ہے۔
 اس کی عظمت کا کیا شمار؟ اس میں سب سے زیادہ ثابت علی کا چلنا لگتا ہے :
 کیا یہی علمِ کائنات کا اسی طرح تعریف کرنا چاہیے تھا جس طرح سب قیامِ قیام
 کے کا ایسا ہے۔
 حضور اسی شہیدِ علمی ہیں جو وہ علم کا عالم، امامِ آسمانی بھی حضور نے علمِ کائنات
 کو اپنے میں حضور اسی شہیدِ علم کے آئینہ کھنڈ میں۔ اس قسم کی تعریف کا اثر یہ ہے کہ اس قسم کی
 تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور اسی شہیدِ علم کے علم کا عالم کائنات کا علم ہی ہے۔
 کسی کے لئے آئینہ کھنڈ ہے اس کی کڑی پرست علی کوئی استغنیٰ ہوتی نہیں۔ مثلاً
 وہ اہم میں اپنی مہم ہے کہ ان کی کڑی ہوتی نہیں۔ اگر ان کی تعریف کا اسی میں یہ کہ وہ علم کا عالم ہیں
 کہہ سکتا۔۔۔۔۔۔ تو اہم یہ کہ وہ علم کا عالم ہیں کہ وہ علم کا علم ہی ہے۔
 ہم جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ان کو ہوا کی کڑی کڑی ہے۔ ان کی عظمت کا وہ علم ہی ہے۔
 ان کی اہمیت کا علم ہی ہے۔ ان کی اہمیت کا علم ہی ہے۔

(ب) والی عدل حجت محمد بنی اہمت الہی
 لکن عدل حجت عطا الہی محمد بنی
 (ترجمہ) میں نے اپنے کلام سے آپ کی تعریف نہیں کی بلکہ اپنے کلام کو آپ
 کے نام پر لکھ دیا ہے۔

(ج) وأخص منک لعم روقط عیبہ
 وأجمل منک لعمت لیل النساء
 خلقت مہرباؤ من ککل عیب
 کانتک عند خلقت کما تشاء
 (ترجمہ) میری آنکھوں نے آپ سے لے کر آج تک کوئی عیب نہیں دیکھا نہ عورتوں میں
 کی صورتوں کے آئینہ میں آپ سے کمال تکمیل پر ہی نہیں ہوا۔
 آپ ہر عیب سے پاک پیدا ہوئے، اے مہربان، آپ کے ہر عیب سے
 بڑا خالق نے میری آپ کو بنا دیا ہے۔

صورت عورتی ثابت، غرضی اشغال ہونے کے علقہ سے ہر ایک یہ نکات پر غور فرمادیں
 کھنڈہ لکھ کر بول سے کیا کیا گویا؟

سورہ صورت مدنی، بکری غرضی اشغال ہونے کا کیا تو ہے؟
 امیں، مصطفیٰ المنصور، سید عبا
 کھنڈہ البسور ذاب لہ الفسما م
 (ترجمہ) بکری میں، بکری میں، بکری میں، بکری میں، بکری میں، بکری میں
 ہر ایک ہر ایک میں، ہر ایک ہر ایک میں، ہر ایک ہر ایک میں، ہر ایک ہر ایک میں، ہر ایک ہر ایک میں۔

یہ کلام ہر ایک میں، ہر ایک میں، ہر ایک میں، ہر ایک میں، ہر ایک میں، ہر ایک میں
 لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں
 لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں، لے کر ہر ایک میں

پیشکش کی گئی تھی

اختتامیہ

①

مولوی اسماعیل دہلویؒ ابن عبد الوہابؒ سے بہت متاثر تھے۔ اس کا اندازہ مسندِ دہلویؒ کے حقائق سے بخوبی ہو سکتا ہے جن کو مباحثہ محققین اور مورخین نے ذکر کیا ہے۔

۱۔ مولوی اسماعیل دہلویؒ نے ابن عبد الوہابؒ سے عقائد و افکار کا بڑا اثر لیا۔

۲۔ انھوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح تو حید کی تائید اور انبیاء و صلحا کی تعظیم میں ایک کتاب لکھی۔

۳۔ انھوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح اپنے عقائد و افکار کے خلاف عقیدہ رکھنے والے عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو کافرو مشرک قرار دیا۔

۴۔ انھوں نے ابن عبد الوہابؒ کے طریقہ دعوت کو اپنایا۔

۵۔ انھوں نے مولوی مسکند احمد علیویؒ کو امیر المومنینؒ اسلام برحق تسلیم

کیا اور دوسروں سے بڑھ کر تسلیم کیا۔ اور اس راست کے منکری کے خون کو حلال بنایا۔ یہی سبب ابن عبد الوہابؒ نے اختیار کی تھی۔

۶۔ انھوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح ایسے مسلمانوں کے خون کو مباح

بنا جنہوں نے ان کے عقائد و افکار کی مخالفت کی۔ ان کا خون بچایا

ان کے اموال کو لایا۔ ان کے گھروں کو آگ لگا دیا۔

۷۔ انھوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح ایسی حکومت قائم کرنے کی کوشش

جہیں میں صرف ان کے عقائد و افکار کی تردید و افسادت ہو۔

منہجہ بلا حقائق کی مدافعتی میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ابن عبد الوہاب کی خیانت و افکار پر مختصر مدافعتی ڈال جائے پھر مولوی اکبر علی دہلوی اور ان کے مشد مولوی شہد احمد دہلوی کے متعلق کچھ عرض کیا جائے تاکہ مولوی اکبر علی کے دماغ میں جھڑپا اٹھائے جائے کہ ان میں اور ناگہانی کرام بھی طرح طرح سے کیے گئے کہ خود انہیں جو مہلات پیش کی گئی ہیں ان کے گلے والے کا منہ ہی ٹکری اور سچا ہی پس منظر کیا تھا اور اس کے خاتم کیا تھا۔

(۲)

ابن عبد الوہاب پندرہویں صدی کے اواخر و اٹھارہویں صدی کے اوائل میں تہذیب کے مقام عینیت میں پیدا ہوئے اور مشہور مشنکر میں تہذیب کے مقام عینیت میں وفات پائی۔ ان کی زندگی میں علم و فضل سے نیا دور جوش و خروش کی کارستانی نظر آتی ہے اسی لئے دارالعلوم دیوبند کے مصلح الحدیث مولانا شہد احمد دہلوی نے ان کے متعلق لکھا ہے۔

انما التقدیر بن عبد الوہاب الجندی خلد کان رجلاً بلیداً
کلیلہ لولہ

ترجمہ: لیکن عمر بن عبد الوہاب بھری کم جسم اور کم علم شخص تھا۔
اس طرح مولانا شہد احمد دہلوی بن عثمان قادری مدافعتی نے ابن عبد الوہاب کے جہان کو بھی لکھا ہے۔ اور ان کی دلیل و دلیل کی ہے کہ وہ اپنے علم میں کے علوم عالم اسلام کے ناکے مسلمانوں کو کافرو مشرک قرار دیتے تھے انکیز میں انہیں کرتے تھا اور خیر خد شہری مسلمانوں کا بے دریغ خون بہاتے تھے۔ ان کے اہل کو کہتے، ان کے گھروں کو آج کرتے۔

شہید محمد عالم فیض الدیوبی: دیوبند مشنکر: جلد ۱ صفحہ ۱۷۰
شہید عبد الوہاب بن عثمان: جہان العقب و کشتہ العقب: اسٹیمپل مشنکر

انت جنتہا سجنہ والساد من من لم یقتلک فلیس بمسلک
 انہی آپ نے چودگان بنادینے اور چٹان لگنے سے کہ جو شخص آپ کی پیروی نہ
 کرے وہ مسلمان نہیں ہے !

ابن عبداللہ اپنے جب اپنی دعوت کا آغاز کیا تو ایلہ ہجرت کو پہنچنے والے ان کے لئے
 ہر ہفت کی پھر دھوکے کے قریب جواد میں اس مسلک کو پھیلوا گیا۔ آل سعود سے اس
 مسلک کو ارجحی قوت ملی پھر حرمین شریفین اور نجد جواد میں مسلمانوں کا بے لگ
 خون بہا دیا گیا اور مظاہر و مقامات مقدسہ کو منہدم کیا گیا اور بے حرمتی کی گئی اس
 کی تصدیقات تادمخ نجد و حجاز و صنفی محمد عبدالعظیم مطہر و ہجرت شریفین
 مطہر کی جائگاریں ۱۰ ابن عبداللہ اب اور ان کے پیروں کے اس عمل کو منہ صراحت
 مٹا دیا اور ان کے اچھا نہ سمجھا اور لکھنا یا ایسی خطا عرب کے ابن عبداللہ کے
 لشکر و اعمال کا نہ لکھا۔ جو ان کے بالکل ان سے خوش نہ تھے اور ان کے بعض شیخ
 سلیمان بن عبداللہ اب نے ان کے رد میں رسالہ لکھا جس کے خاکے بھی پیش
 کرتے ہیں، یعنی الصواعق الکاسیۃ فی الرد علی القوم بید (۱۱۷۷ھ) یہ رسالہ ابن قوی
 کی دعوت کے اظہار میں لکھا گیا اس میں ایک ایک کو کے ابن القوی اب کے خلاف
 و انکار کا مدلل رد لکھا گیا پھر جو قابل مطالعہ ہے !

(۳)

مولوی اسماعیل دہلوی نے ابن عبداللہ اب کی پیروی میں اپنے عقائد و تہذیب
 دینے اور ابن عبداللہ اب کی کتاب رد القسریہ یا کتاب التوحید کے طرز پر تحریر کیا ہے
 کسی پھر اس کے عملی اعتقاد کی کوشش کی۔

مولوی اسماعیل دہلوی کا قول ہے کہ اسلام میں پہلی مصلحت (مصلحت مطلقہ)
 مصلحت میں پیدا ہوئے اور مصلحتی القیود و مصلحتیہ کو وہاں کو وہاں کو وہاں کو وہاں

نے مصلحت نہیں، الصواعق الکاسیۃ، مطہر و اسکا نبول

نے ابو حامد بن مہدی، الکامل فی التوحید و مصلحت القیود، مطہر و اسکا نبول

میں ہاں ہی — موصوف حضرت آئمہ ولی اللہ محدث دہلوی کے چھٹے شاہ
عبدالحی کے فرزند تھے۔ ابتدائی کتابیں ان سے ہی ہیں پھر اپنے چچا حضرت شاہ عبداللہ
محدث دہلوی، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالغفور سے پڑھا اور چلوی فارغ التحصیل
طبیعت میں مندرجہ بالا چچا کو ایک موقع پر انھوں نے اپنے چچا حضرت شاہ
عبدالغفرین اور شاہ عبدالغفور کی ولایت و نصیحت پر عمل کرنے سے بھی انکار کر دیا
تھے ان کو سخت تعلق تھا

مولوی اکبر دہلوی کی متعدد تصانیف میں فتوح الایمان زیادہ مشہور ہوئی
اس کی دوسرے مسلمانوں میں بڑا انتشار بھی جو اب تک قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خانقاہ
ولی اللہ کے اکابر علماء کے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا اور یہ بھی بقول مشہور
دہلی کی جامع مسجد میں واقعہ اس کا اعلان کیا گیا حضرت شاہ عبدالغفرین محدث
دہلوی نے اس کا تذکرہ اپنے کلام کا ذکر فرمایا جو خلافت کی وجہ سے اجراء ہوا۔ علامہ
فضل حق خیرکادری نے اس کے رد میں ایک کتاب تحقیق الحق فی ابطال الطغی
وہ جو رد و مہم تحریر فرمائی اس میں شاہ عبدالغفرین محدث دہلوی کے سطور نامی
کڑی تادیب کی خصوصاً دقتوں میں وہ ہے — مولوی اکبر کے چچا دہلوی
مولانا محسن اللہ شاہ رفیع الدین نے فتوح الایمان کے رد میں قصیدہ لکھا
کے نام سے ایک کتاب تھی۔ اسی طرح دوست محمد بھٹائی مولانا محمد علی نے بھی جو انھوں
فی الفتوحات اس کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ مولانا محسن اللہ، فتوح الایمان کی
فتوح الایمان کے پیش نظر اس کو فتوح الایمان کہا کر کے جسے یعنی ایمان کو چار کٹ
کے والی۔

۱۔ مدارج النبیؐ، ۲۔ مسند امیر شہنشاہ، ۳۔ حکایت ص ۴
۴۔ فتوحات حقیقیہ، ۵۔ مطبوعہ علی شہنشاہ کوثر انوار کتاب صدقات علیہ السلام
لکھنؤ ص ۱۲۱ کہ یہ انھیں فارسی، مولانا امین دہلوی اور فتوح الایمان
مطبوعہ علی شہنشاہ، ص ۱۲۱ کہ ایضاً ص ۱۰۱

میرا فضل رسولِ ہدایت کے مستند پر مولیٰ حضورِ امیرِ عالمین علیہ السلام کی طرف سے
 پہلی نے تحقیقِ حقیقت کے نام سے ایک سطر تحریر فرمایا تھا: "اس کی مندرجہ ذیل عبارت
 سے فقیرِ اویسیان کی حیثیت متعین کی جا سکتی ہے۔"

۱۔ فقیرِ اویسیان کہ جس نے اس کا نام فقیرِ اویسیان رکھا ہے
 اس کے نزدیک سب سے بڑا نام حیدرِ اویسیان تھا
 ہے۔ اس کا اصل و برائی بہت سے عقائدوں کے کیا کرتا تھا انہما اور
 دوسروں کی توحید کے خلاف ہے کیوں کہ غیرِ سب کو حیدر کے سہارے کو
 اپنی ہی پہچان کو سمجھ گئے تھے اس کے سہارے میں ہی کو حیدر کا
 بطریق کی نسبت کا پتہ بھی نہیں ہے۔

۲۔ جس حیدر کے اور اس کے بنائے والے سے لڑیں ہیں برائی اور
 پچھلے عقائدوں سب انہما والیہ کے ہر وہ گروہ کہنے والے ہوا
 ثابت کرتے ہوں گے۔ — میرے نزدیک اس کا اصل میں ۱۰
 بنائی اور پچھلے ہوں گے اور بنائے والے گروہ اور عقائد اور
 عقیدوں ہے۔

فقیرِ اویسیان کے اپنے میں یہ خیالات مشاہدہ فرمائیے حضرت علیہ السلام کی طرف
 سے کیا جہاز ہے میرا فضلِ امیر کے ہی ۱۰ مولیٰ انھیں پہچانی کے یہ نادیدہ ہوتے
 گروہ مالِ اہلِ خدا ہی سے معلوم ہو رہے ہے مندرجہ بالا اثرات سے فقیرِ اویسیان
 کی حیثیت آسانی سے متعین کی جا سکتی ہے۔

عبارتِ فقیرِ اویسیان کی اسی تحتِ تحریر کی وجہ سے لکھنؤ میں اس کی ابتدا
 میں خط لیا۔ — کیوں کہ ملکِ ہند میں اختلاف و افتراق ان کے مقاصدِ طریق میں ہے

۱۔ حضورِ امیر، تحقیقِ حقیقت، بحوالہ مذکور، ص ۱۲

۲۔ ایضاً، ص ۱۰۔ ۳۔ قرآنِ مجید، انوارِ فضلِ حق پر ایسی مقدار
 انوارِ حق پر پڑی ہوئی، حیدر آباد دکن، ص ۵۲

ایک اہم مقصد تھا جس کا انعقاد اس وجہ سے ہوتا ہے جو غلطیوں میں انسانی
دماغ کی استعداد کا انفراس میں ہندوستان میں مقیم انگریز پادریوں نے پیش کی
ملاحظہ فرمائیں۔

ہم اس سے پہلے برصغیر کی تمام حکومتوں کو خدا کا ملوک کی
حکمت علی سے شکست دے چکے ہیں وہ مروجہ اور تھا۔ اس وقت قریبی
تعلق نظر سے نگاہ کی کافی کیا ہی تھی لیکن اب جب کہ ہم برصغیر کے
چند چھپے پر حکمران ہو چکے ہیں اور برطانیہ میں دماغ ابھی بھال رہا تھا
ہے تو ان معاملات میں ہمیں کسی ایسے منصوبہ پر عمل کرنا چاہیے جو
یہاں کے باشندوں کے دماغی استعداد کا باعث بنو۔
یہ نئے طریقوں کے قیام اور اس کی تکمیل کے لئے انہوں نے شریعت شریعہ اور
شریعت سے شریعت مسلمانوں کو اپنی حکمت علی سے استعمال کیا۔ کسی کو خبر
تھی کہ وہ کس کا کاروبار ہو رہا ہے اور کوئی اپنی سادگی اور نادانہ فوجی کی وجہ سے
اس سے بہرہ بردار تھا؟

(۳)

مولوی اکبر علی دہلوی نے ابن عبد الوہاب کی تصنیف کتاب التوحید کے مترجم
کو سامنے رکھ کر اپنے متنازعہ افکار کا اظہار کیا ہے کہ نام تعویذ الایمان دیکھا
حقیقت کو یہ ہے کہ کتاب التوحید کی متن ہے اور تعویذ الایمان اس کی شرح ہے۔
اسی طرح ابن عبد الوہاب نے کتاب التوحید کے علی اور حتمی الفاظ کے لئے اقتدار
حکومت کا سہارا لیا اسی طرح مولوی اکبر علی نے بھی اقتدار حکومت کا سہارا
لیا۔ اور اسی طرح محمد اکبر عبد الوہاب نے ان مسلمانوں کے قتال کیا جنہوں

۱۔ یہی ترجمہ مولانا محمد امجد علی دہلوی نے بطور مدبر تنظیم کیا، ص ۶
۲۔ کتاب التوحید کی طرح تعویذ الایمان کے بھی علماء نے بحکومت مدللہ کی تھی
ایک اقتدار کے مطابق جو اس سے بجا و ذکر نہیں ہے، (مستوفی)

نے ان کے عقائد انکار کی مخالفت کی یا ان کے اعتقاد کو تسلیم نہیں کیا اور ان مولوی ائمہ کی سے بھی اپنے عقائد انکار کی اشاعت و ترویج اور اعلیٰ عقائد میں نتائج مسلمانوں سے متنازع کیا۔ - نصیحت آگے آتی ہیں،

”مجاہدی الآخرہ مشنرہ بعد جنوری مشنرہ“ مولا انیس دہوی اپنے مرشد مولوی سید احمد دہلوی کے ہمراہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک ہم پردہ چوکنڈہ سندھ بلوچستان پہنچے ہوئے افغانستان میں داخل ہوئے اور وہاں سے دکن مشنرہ مشنرہ کو پانڈتوہ کے علاقہ پشت گڑھ پہنچے، ایک شخص نے گڑھ تھا کہ مولوی اہل حق سے پہلے مرشد مولوی سید احمد کا اشارہ پا کر ان کو اسلام پر حق تسلیم کیا اور امیر المومنین بنادیا اور یہ حکم ناطق ناطق کیا، ”جو شخص کا جناب کی امامت استقامت ہی سے قبول نہ کرے یا قبول کے بعد اس سے انکار کرے وہ ایسا باغی ہے کہ اس کا خون بہانا حلال ہے اور اس کا قتل کرنا کافروں کے قتل کی طرح میں جہاد اس معاملے میں حاجی کا مسلک ہی ہے لہذا اعتراضی گتے والوں کے اعتراضات کا جواب تلوار کی نند ہے نہ کتیرے و نصیحتیں۔“

مولوی سید احمد دہلوی نے افغانستان کے والی امیر دوست محمد خان کے نام مشنرہ کو جو خط لکھا تھا اس سے بخلاف ہوتا ہے کہ مولوی انیس دہوی نے مولوی سید احمد کا اشارہ پا کر اور ان پر ایمان بالغیب رکھ کر کہ قدم اٹھا دیا مولوی سید احمد والی بھون کو لکھتے ہیں،

”خاص و عام مسلمانوں کے اتفاق ملنے سے مسیحی امامت کی ہیبت اس عاجز کے ہاتھ پر کی اور حیدر کے سردار عاجز کا نام نیچے میں دیا گیا اس خاصہ فتوے کے بعد کہ اس بلند مرتبے کے حامل ہونے کی بجائے نہیں اٹھائے اور انہماک کے غریبوں جس میں خیرک اورش کی گنہگار

میں بچا دی گئی تھی۔

مولوی امین الدہلوی کے ہم سبق اور اس تحریک کے رفیق کار مولانا محبوب علی تھے ان کا بھی اہمیت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا اور غفلت غلامی میں مولوی شہید احمد دہلوی کو مشغول کیا۔

”آپ یہ نہ کہیں کہ میں امیر المومنین اور میں پر اللہ کا خلیفہ ہوں
اور میری اطاعت تمام لوگوں پر واجب ہے کیوں کہ یہ خدائی بات
میںوں اور مجھ اور ان کو وحشت میں ڈال رہے تھے۔“

مگر مولوی شہید احمد نے اس غفلت کو غفلت قرار دیا اور مولانا محبوب علی سے کہا کہ ناموسوں سے اطاعت کئے جاؤ، ان کے لئے یہ مشکل تھا تو وہ اجازت لے کر وطن واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد اس خیال سے کہ کہیں دوسرے لوگ بھی ان کو چھوڑ کر چلے جائیں، مولوی شہید احمد نے اعلان کیا: ”جو بھی میرے پاس سے اپنے وطن کو لٹ کر نکلے گا اُن کا اُٹاں لگاؤ۔“
مولوی محبوب علی کے چلے جانے کے بعد اس تحریک کو جو صدر پنہا اس کا
موجود تھا نیسری نے اس طرح نوکر کیا ہے۔

”مولوی محبوب علی کے انوار سے جو کاروبار جہاد کو صدر پنہا دیا
صدر اس لشکر کو آج تک کسی سکے یا فتوانی کے ہاتھ سے نہ پہنچا
تھا۔ مولوی جوتہ علی کے فتنے کے بعد مدت سے ہندوستان سے
گائلوں کا آگ بکھڑا ہوا۔ اگر مہاراجن پنہا و مشیت ہو گئے۔“

۱۔ عباس قادری، مولانا امین الدہلوی اور قانونی قوانین اس میں، نچو کوٹہ شہید احمد دہلوی
۲۔ محبوب علی، کتاب کار و علمی، تحریک اللہ، ص ۸۵۵ سے لے کر ص ۸۹۹
۳۔ مولوی محبوب کے ساتھ مولوی کی ایک بڑی جماعت واپس چلی گئی تھی اس کو
جعفر تھا نیسری نے ۱۹۱۷ء سے تعبیر کیا ہے۔

۴۔ محمد جعفر تھا نیسری، حیات شہید احمد علیہ، مطبوعہ پوزیشنل، ص ۱۳۶

مولوی سید احمد کا وہی مسکے قہر جو ان کے دست راست اور پیہر جعفر
مولوی اسماعیل دہلوی کا تھا، یعنی دونوں حضرات پاک و ہند کے اکثر علماء و
مشاہد اور مسلمانوں کو کفر و ارتداد میں ملوث دیکھتے تھے جس کا انہوں نے مولوی
سید احمد نے دیکھ لیا کہ (جہالت، غلاب وزیر الدولہ کے نام ایک مکتوب
میں لکھا ہے) :

مولوی سید احمد کے احباب دامت کے ہر ان کو لکھے مشہد کی فکر ہے یہاں
چلے گا اور یہ خبر تک پہنچ جائے گا کہ آپ کا مقصد خاص مناصب کی تکمیل کے
لئے اقتدار و حکومت حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ آپ نے ”بیچ الاول مشہد کو حاکم
پشاور و علاقہ کو قرار دے نام ایک خط لکھا اور اس کی نقول مولوی
جوان میں ارسال کیں۔ اس میں اسی خطبات کو درج فرمایا۔ جو کہ تحریر فرمایا اس
کا خلاصہ ہے :

- ۱۔ مسلمان امرار میں کسی کے ساتھ ہماری ملازمت نہیں !
- ۲۔ نہ تو ہمیں دوسرا میں سے کسی سے ہماری مخالفت !
- ۳۔ عظیم کافروں سے ہمارا مقابلہ ہے نہ مقدمات اسلام ہے !
- ۴۔ سلطان کو قتل نہ اس وضاحت کو کافی نہ کیا اور جوتا لکھا ۔
- ۵۔ یہ مولوی کہ مسلمانوں سے نہیں بلکہ کفار سے لڑنے آئے ہیں ۔

فرماتا ہے :

- ۱۔ آپ کا عقیدہ فاسد اور زہر کا سد ہے !
- ۲۔ آپ بغیر ہر لڑائی اداست و حکومت دیکھتے ہیں !
- ۳۔ ہم نے بھی خط لکھے واسطے کرنا دہی ہے کہ تم کو قتل کر کے اس
زمین کو ہم سے پاک کر دیں !

۱۔ انہوں نے مولوی دہلوی اور نقوی جو ان میں مددگار و کتبہ سید احمد شہید کے
کے ایضاً ص ۹۹ پور کو تاریخ مجید مولانا جعفر رضا شہید دکتوب سید احمد شہید ص ۱۹-۲۰
۲۔ ایضاً ص ۹۹ پور کو تاریخ مجید مولانا جعفر رضا شہید دکتوب سید احمد شہید ص ۱۹-۲۰

سلطان محمد خاں کے اندر نیچے لکھو: ”جے چنایچہ مستندہ کو مولوی سید احمد اور ان کے رفقاء نے پشاور اور کراچی پر قبضہ کیا“ اس جہم میں دو ہزار مسلمان شہید ہوئے اور ایک ہزار عورتیں۔۔۔ سب سواروں سے بیعت لی مگر سوار پانچہ خان نے بیعت نہ کی۔ سید احمد کے ساتھیوں نے اس سے جنگ کی اس کے خلاف کوئی تاج کیا اور اس پر قبضہ کیا؛ پانچہ خان نے سوار ہری سنگھ سے مدد لے کر سید احمد اور مسلمان چلوئی پر قبضہ کر لیا اور نکلتوں کو اغوا و آزار سے نوازا، اسی طرح سلطان محمد علی کے بھی پشاور و کراچی پر قبضہ کے بعد تھار اور راجستھان سنگھ کو ایک قبیلہ ٹھوڑا خد کیا اور مولوی سید احمد مولوی محمد علی مولوی اور ان کے رفیقوں کے غوث مدد طلب کی :

”مذہب والا خائف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل متصد کچھ اور ہی تھا، نکلتوں سے جنگ کا مقصود تھا وہ نہ تھا اسی مسلمانوں کا مشہد احمد کے خلاف نکلتوں سے مدد طلب کیا گیا مہینہ؟“

مولوی سید احمد کے رفقاء میں راجہ غلامی مولوی محبوب علی نے سہیلیوں کو مشورہ دیا کہ اپنے اپنے وطن واپس جا کر حقوق العباد ادا کریں۔ انہوں نے سوال کیا۔

”جہاد کہاں ہے؟“

”تم نے کہنے میں کسی کافر کو مارا ہے؟“

”غلامی مسلمانوں کے خلاف قتال و جدال کے ضمن میں تھا کو مشہد احمد اور مولوی اسماعیل سے چلن گزرا جس کا اندازہ خود مولوی سید احمد کے منکوب سے

۱۔ جعفر قاضی، ”تاریخ ہندوستان“، ص ۱۰۹

۲۔ ”مذہب“، ”تاریخ ہندوستان“، ج ۱، ص ۱۰۹

۳۔ جعفر قاضی، ”تاریخ ہندوستان“، ص ۱۰۹

۴۔ غلام علی، ”تاریخ ہندوستان“، ج ۱، ص ۱۰۹

سے بہتا ہے۔ اس کتاب سے پتا چلتا ہے کہ معاشی علم آپ سے براہِ راست ہو گئے
اور آپ کو ملو و پے دین سمجھنے لگے۔

مردی محبوب لگی کے لکھا ہے۔

”دعائی مسلمان (سید احمد کے اعلانِ امامت کے بعد آپ سے
لڑے اور قتل کیا۔۔۔ جناب سید صاحب کے لوگوں نے غلطی
کے احوال میں مبالغہ قیمت کی طرح تصریح کیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر
لوگوں کو یقین ہو گیا کہ سید صاحب خلافت کے لائق نہیں بلکہ سب
سے بیست گز دی اور کہا ہم تمہارا امتداد نہیں امر میں نہیں کرتے
ایک اور حادثہ پیش کیا۔۔۔ سید احمد کے رفقا بہرہ افغان حملوں اور
یہودیوں سے کھاج کر سکے گئے۔ چنانچہ غوثی خاں کی ایک لڑائی کا جبر کھاج ہوا
جس نے اس کو بہیم کر دیا۔ اس نے خاں خٹک سے مل کر ایک بہیم چلان جس کے
بچے میں سید صاحب کے مقرر کردہ تمام سرواڑوں کو قتل کر کے اس کی حکومت
خاتمہ کر دیا۔ اس صورتِ حال نے سید احمد کو سخت ایوس کر دیا اور انہوں نے
مادیوں کے عالم میں اپنے ساتھیوں سے منسوب کیا۔

میں اب اس سرزمین کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ یہ نہیں جاسکتا کہ
کہاں بہاؤں گا۔۔۔ میں آپ کو رخصت دیتا ہوں آپ بے
رخصت رہیں گے۔

مگر چند دفعی جہاں رہ گئے تھے وہ آپ کے ساتھ تھا، مادیوں کو کہ آپ

نہ تھیں بلکہ کاشکاک کے ذریعہ افکار (۱۹۰۳ء-۱۹۰۵ء) کی غرض سے

افغانی انقلابی لیڈر آبن اسماعیل شہید، افغانی گیارہ دہائی میں احمد

کے لیے ایک کتاب لکھی، اس میں افغانی عوام کی افغانی کی کتاب کا خلاصہ اور

غیر مذکورہ جگہوں میں ۱۵

کے ایضاً ۱۵-۱۶

پہل چڑھنے والی سی آپ کا فانی پیچھا کرتا، بھوکہ میں تھیرنے کے پرشب غول مارا،
 آنکھیں بٹھک رہا، گوت پر قبضہ کیا، پھر غفلت کر کے سو گیا۔ سنا سنا اچھو کے خندوں
 ہوں کہ متحالی مسلمانوں کی ہڈ کرچے تھے اس نے سکھوں کے خدوں اس ہجم میں
 متحالی مسلمانوں نے بھی مدد کی، اس طرح فیصد کن جنگ ہوئی اور وہ گوت
 کے ایک حصے میں محصور ہو گئے، انہیں درجہ اولیٰ اور ان کے ساتھ دافعہ ماری گئے،
 شیخ صاحب کے باڑی کا لڑکھواری ہسپتال غولی گئے ہیں۔

تحصیل امیرالمومنین درجہ اولیٰ جماعت از نظر میں نائب شہزادہ،
 یعنی اسی جماعت میں امیرالمومنین میری نظروں سے غائب ہو گئے،
 شہزادہ جنگ سے غائب ہو گئے کے بعد آج تک کپ کو کسی نے نہ دیکھا
 چنانچہ آپ کی وفات کی کوئی مستند اور قابل ذکر شہادت، تاریخ سے نہیں ملتی۔
 مولوی امجد علی دہلوی کو کبھی اس سے نہ ملنے کی بہت عادت تھی، شہزادہ
 جنگ میں دشمن پر گئے اور انتقال کی جو کیفیت تحریر فرماتا، ایسی سے لکھی ہے وہ
 یہ ہے۔

”اس سولہ لاکھ لکھار میں غصہ کر آپ شہید ہو گئے“

یہ بھی لکھا ہے کہ چوں کہ آپ کو اس اچھی شہادہ سے بہادر تھا اس لئے
 آپ کی قبر پر لوگ نذرانے پیش کر رہے تھے اور مزاروں نہا گئے ہیں۔

(۵)

تاری کے انہی میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ آخر اتنے شہداء از مقام پہاڑ
 یہ مہم جتنی کی گئی، اس سلسلے میں تحقیق اور مؤرخین کے پانچ نظریات
 ملتے ہیں۔

۱۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ تحریک انگریزوں کے خدوں تھی۔

۲۔ مولانا مہدی علی، مہاراجہ سیتا پور شہزادہ میں ۱۹۰۷ء

۳۔ ایف، ۱۹۰۷ء میں ۱۹۰۷ء کے ایف، ۱۹۰۷ء میں ۱۹۰۷ء

۴۔ بعض کا خیال ہے کہ اس سدا ہی تو یک تھی :

۵۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ آزادوں کی تحریک تھی :

۶۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ مسکھوں کے خلاف تحریک تھی :

۷۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک خلیفہ کی اور فرقہ دارانہ تحریک تھی :

۸۔ اُن کی تحریک واقعی انگریزوں کے خلاف تھی تو یہ بات تعجب کی ضرورت ہے کہ شاید انگریزوں کے رفقہ کے انگریزوں کی حق داری میں میسوں سفر کیا مگر وہ مزاحم نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے حسین احمد مدنی :-

جب شہید احمد کا ارادہ مسکھوں سے جنگ کر کے کا ہوا تو انگریزوں نے اطمینان کا سامان لیا اور جتنی حد تو اس کے نسبتاً کہنے میں شہید صاحب کی مدد کی :-

نور جعفر خان پری نے بعض ایسے حقائق پیش کئے ہیں جن انگریزوں سے مولوی شہید احمد بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی کا تعلق غلط نظر آتا ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ جب شہید صاحب حج کے لئے تشریف لے کر آئے تھے تو ایک انگریز سوداگر نے آپ کے قافلے والوں کو گھانا پیش کیا :- ایک جگہ لکھا ہے کہ انگریزوں کی دعوت پر شہید صاحب نے مولوی آغیوں کو حضور نصیحت کے لئے بھیجا چنانچہ :-

اُس دن تقریباً دس ہزار مسلم صاحب اور صاحب لوگ آپ کے دستار بستے کو جمع ہوئے تھے :-

ایک جگہ لکھا ہے کہ جب شہید صاحب اپنی جہم پر دو اور بھوتے کو بیچ کر علی انہیں اعظم الزکاء کی معرفت اقلیت کے گورنر ہنگامہ شمال مغربی کو اپنی خدمت

لے گئے تھے :- افسوس کہ یہاں بطور دوم مطبوعہ کراچی ۱۳۱۵ھ

یہ نور جعفر خان پری :- حیات شہید احمد شہید مطبوعہ کراچی ۱۳۱۵ھ

ایسٹنڈنٹ ہوائی ۱۶

۴۔ اگر یہ تحریک بسوی تھی تو اس میں جوئی میں ہندوؤں سے کیوں مدد ملتی تھی اور ہندو اصولوں کو اپنی قیود میں کیوں بھست کر لیا؟ مولوی حسین احمد لکھتے ہیں:-

شیخ صاحب کا ہندو ریاستوں کو مدد اور شرکت جنگ کی دعوت دینا اصل میں توپ خانے کا انٹر ریپورٹ نام نہانیت کو مقبول بنانا تھا۔
 کی دلیل ہے کہ آپ ہندوؤں کو اپنا حکوم نہیں بلکہ شریک حکومت بنانا چاہتے تھے۔

سوائیز آزادی وطن کی تحریک تھی اور اس کا مقصد ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ حکومت قائم کرنا تھا۔ یہ کہ مولوی حسین احمد کا خیال ہے تو پھر شیخ احمد کا جیسا کہ اسات اور غلامت پر فائز ہو کر اپنی حکومت قائم کرنا کیا معنی؟
 ۵۔ اگر یہ تحریک سکھوں کے حقوق تھی تو مقامی مسلمانوں اور ان کا بری سنگھ اور ریاست سنگھ سے مدد طلب کرنا کیا معنی؟ — مولوی حسین احمد کے لکھنے پر سکھوں سے جنگ فرقہ واریت کو بڑا پردہ ملے گا اس بنا پر تھی کہ وہ انگریزوں کے حلیوت و مددگار بن گئے۔

یہیں اگر اب رہتا تو پھر انگریز — شیخ احمد کی کیوں مدد کرتے حقیقت میں انگریز شیخ صاحب سے نہیں بلکہ سکھوں سے ملوث اندھے جن پر اس وقت تک وہ ظہر حال نہ کر سکے تھے۔

۶۔ بعض کا خیال ہے کہ تحریک قحط پالی اور فرقہ وارانہ تحریک تھی لیکن اس کا مقصد تھا کہ ایک حکومت قائم کر کے خاص قسم کے غلامانہ اختیارات اس ناخاندان کے ہاتھ میں آجائیں۔ اس خیال کی توثیق مولوی محبوب علی کے اس بیان سے ہوتی ہے:-

۱۔ مولوی محمد عیسیٰ، سید احمد شہید: مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۱ء

۲۔ مولوی احمد علی، القلم، جلد ۱۰، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۷ء کے ایڈیشن، ص ۱۰۷

” میں نے جب شیخ صاحب کی مجلس کا یہ حال دیکھا، کھڑا ہوا۔
 ان کے جلسے کا نہیں اور مجھ کو یقین ہو گیا کہ اختلافات کے جھگڑوں
 میں علما ملتے جائیں گے اور جاپوں کا مذہب شیخ صاحب کے
 کثرتِ مذہب اور تفاوتِ رسول گئے۔“

مولوی محبوب علی نے جس فریضے کا اظہار فرمایا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ
 اس جنگِ فکری و عقائد کی جنگِ حق جس کی تصدیق و توثیق دوستِ باری کی
 عقائد و مٹراہد سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً جب شیخ صاحب تسلیم میں آجائے گئے
 تشریف لے گئے تو انھوں نے وہاں اپنے حلقہ اثر میں ایک خواب کی تفسیر کی
 جس کا لب لباب یہ ہے:

۱۔ چاندوں فقہائے مذہب میں سے کوئی مذہب مجھے پسند نہیں

کوئی طریقہ میرے طریقے پر نہیں۔

۲۔ مشہور طریق اویا اللہ میں کوئی طریقہ میرے طور پر نہیں۔

اس خواب سے شیخ صاحب کے مسلک کا بخوبی یقین کیا جاسکتا ہے۔ یہاں
 ہے کہ جب شیخ صاحب اپنی جم پر صواب و سچائی کے توہمایں مولوی اسحاق علی کاہل
 قندھار، سر قزاق و دادا، انبر و فیروز کے علماء سے مسئلہ جوہرِ عقیدہ پر بحث کرتے
 نظر آتے ہیں۔ ماسک بنکار مرچواڑ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ خود

مولوی سید احمد کے اپنے مزارع کا اس طرح عقیدہ مستند ہے:

” مجھ سے خلعت کو جو فیض پہنچا ہے وہ بزرگِ حق پر پہنچا

اور انشاء اللہ تعالیٰ ہندوستان ”مزارع“ پر کب تکوت اور

پلیدی بدعت سے میرے ہاتھ سے نکلے گا۔“

اسلام سے منکر رہوں گے۔“

یہ پہلی بار مولوی محمد علی خان صاحب نے ۱۳۰۰ھ کی تاریخ میں لکھی تھی۔
 تب تک انھوں نے مولوی محمد علی خان صاحب سے یہاں سے مولوی محمد علی خان صاحب سے
 میں مولوی محمد علی خان صاحب سے ۱۳۰۱ھ کی تاریخ میں لکھی تھی۔

یہ چمک بھسک، ادا لہری کی جھٹکا، وہی ہے جس کے لہجوں میں جہان ہے
 کے نکور اطفال اور بزرگ، جزا و مسلمانوں کا خون پہنایا !
 مولوی شہد احمد نے اپنے مقبضیں کو نفسیاتی طور پر خواہات اور ہلاکت
 کے قدیم مشاعرہ کیا۔۔۔۔۔ اپنی مہم پر دعا لگی سے قبل اپنی ہمیشہ سے
 جو کہ دنیا و مافیہ کی گواہی ہے۔ آپ نے منسوب کیا۔

”اے میری بہن ایم کے تم کو خدا کے سپرد کیا اور یہ بات یاد رکھنا
 کہ جب تک جنت کا شریک اور ایمان کا مدافع اور چین کا کفر اور
 انہماکستان کا اخلاقی میرے ہاتھ سے ہو جو ہر روزہ شہادت
 زندہ رہ سوجا کے نئی رب عزت مجھ کو نہیں اٹھا کے گا۔ اگر
 قبل ظہور ان واقعات کے کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے
 اور تصدیق پر غفلت بھی کہے کہ سید احمد میرے دو بہنو مرگیا یا
 مدافا کو تم اس کے قول پر برسرِ اعتبار ذکر کیوں کر میرے
 نسب نے جو سے دعا والی کیا ہے کہ اس چیزوں کو میرے ہاتھ
 پر چڑا کے مار دے گا۔“

جی اسم کا سید صاحب نے ذکر فرمایا ہے اس میں سے کوئی پورا نہ ہوا اور
 سید صاحب شریف نے لکھے۔ اگر ان باتوں کو پہنچا دیا جائے تو جلدی کے ال میں
 یہ دستور پیدا ہو سکتا ہے کہ سید صاحب نے جل میں میرے سچا وعدہ نہ فرمایا۔ یہ
 خیال اللہ کی طرف سے جاسکتا ہے، لامحالہ یہی کہہ ہمارے گا کہ سید صاحب نے
 جو وعدہ فرمایا وہ میں جانب اللہ نہ تھا۔۔۔۔۔ بعض حضرات نے سید صاحب
 کی شکست کو یہ تاویل منسوب کی کہ سید صاحب ”شکست شہادت انبیاء ہے“ اگر یہ
 شکست ہوئی تو سب سے پہلے کیسے پوری ہوئی؟۔۔۔۔۔ یہ دیکھ کر حیرت پہن
 کہ سید صاحب کسی علی مددی نے اپنی کتاب ”سیرت سید احمد شہید“ میں ایک جگہ

جو بیکار پڑھائی جا رہی ہیں۔ — موزوں و مختلفین میں سب سے پہلے اس نایاب حقیقت کو مشہور ہو گا کہ اگر اشتیاقِ حسین قریشی نے مسوئی کیا اور کیا جس میں ہندو افراد کا ایک ایک جو تکلیف لگیں گئی ہے وہ سب یکطرفہ ہے، ان کی سوچاوت ہند کی اس تہذیب سے تھی جو مولوی سید احمد دہلوی کہیں دہلی اور دیگر علاقے کے حوالے سے لکھیں گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کے عقائد و افکار کو سمجھنا اور پہچانا تو پاکستانی و ہندوستان بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کی اکثریت کا لازمہ و مشترک قریشی ہے اور ان کے نزدیک اس شخص۔ اس نے ان عقائد و افکار کو تسلیم کیا کسی بھی طرز و دینا مسلمان کہتے نہیں۔ عہدِ جدید کے عالم و ممالک مروجہ فہم اور احسن تعلیمی یونٹ کے کیا خوب فرمایا ہے۔

”یہاں برقی انعاموں کا انداز مستورانِ ظلم رہا ہے، جس کی خیریت اور خوبی کی طبع سوار و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دی ہوئے ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت عطا کی۔ پانچ سو سال سے تمام دنیا کے مسلمان ان کی پیروی کرتے ہیں اس عرصے میں جتنا علم و اسلام اس حضرات کے بیان کردہ ہر مسئلے کو بار بار پرکھ چکے ہیں اور اس پر مبرقہ دینی لگا چکے ہیں۔ ان حضرات کو چھوٹا اور آٹھویں یا پانچویں صدی کے کسی فرد کو اپنا معیار بنانا کہاں کی دانشمندی ہے؟ دہلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمائی ہے کہ سچا و اعظم کا نام وہ بلا کہ آپ نے بیان کیا ہے۔“

تیسری امتِ گمراہی پر اتفاق نہیں کرتے گی۔

احقر کو مستودعِ حق عنی عز و پرستیں

گوشتِ لکڑی کا بیج پھل دینا۔ پاکستان

سر شہل انور شاہ

سر محمد علی شہزاد

نہ تیرا کہیں کا ہے، رہا اسوں پہری اور کھوج چھوڑا سیدہ ہلی۔ سو اس عہد



